عہدِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فقہی تربیت

اور عہدِ تابعینؒ میں اُس کے نتائج وثمرات (تیرہویں اور آخری قسط)

مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی

۳:......امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اِرجاء کا الزام

وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اِرجاء کے قائل ہونے کی وجہ سے بھی دشمنی رکھتے ہیں، حالانکہ اہل علم میں بہت سے علماء کی طرف اِرجاء کی نسبت ثابت ہے، لیکن کسی نے اُن کی نسبت نازیبا و نامناسب باتیں نقل کرنے کی طرف توجہ نہیں کی، جیسی کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بابت نقل کرنے میں دلچسپی لی ہے، اس لیے کہ انہیں امامت کا رتبہ حاصل ہے، مگر اُنہیں یہ درجہ حاصل نہیں۔ (۱)

یہاں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ دل سے اللہ تعالیٰ کو لائق عبادت جاننا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بندہ و رسول ماننا اور زبان سے اس امر کا اقرار کرنا ایمان ہے۔ اس کا ثمرہ ونتیجہ جہنم کی آگ سے نجات ہے۔ ایمان کی مذکورہ بالا تعریف سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ ایمان کا تعلق قلب سے ہے۔ جوارح (ہاتھ پاؤں) سے جو کام انجام پاتا ہے، اُسے عمل کہا جاتا ہے۔ ایمان اور عمل دونوں جداگانہ چیزیں ہیں، لہٰذا ہر ایک کا حکم بھی مختلف ہوگا۔

یہاں یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ عمل کے چھوٹ جانے سے ایمان کا اس حیثیت سے کچھ نہیں بگڑتا کہ وہ اُسے دائرۂ ایمان سے خارج کرتا ہو۔ دلیل اس بات کی یہ ہے کہ قرآن گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے کو ''مومن'' کے لفظ سے یاد کرتا ہے، چنانچہ آیۂ شریفہ میں ارشاد ہے:

''وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا۔''(۲)

''اور اگر دو فریق مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں ملاپ کراؤ۔''

قتال بلا شبہ کبیرہ گناہ ہے، لیکن قرآن کریم نے ان باہم لڑ پڑنے والوں کو ''مومنین'' کے لفظ سے یاد کیا ہے، اسلام سے خارج نہیں کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور عمل یہ دونوں مختلف چیزیں ہیں، ایک دوسرے کا جز نہیں ہیں۔ عمل کو اگر ایمان کا جز مانا جائے تو لازم آئے گا کہ جو

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر طعن وتشنیع کا ثمرہ

باایں ہمہ فضل وکمال اور قبولیت وشہرت، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر بہت طعن وتشنیع کی گئی، مستقل کتابیں اور رسالے لکھے گئے، لیکن اس کا جو نتیجہ نکلا اس کے متعلق محقق عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۳۰ھ ''شرح اصول بزدوی'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''وقد طعن الحساد فی حقه بهٰذا الجنس کثیرًا، حتی صنفوا فی طعنهٖ کتبًا و رسائل، ولکن لم یزده طعنهم إلاّ شرفًا و علوًا، ورفعةً بین الأنام و سموًا، فشاع مذهبهٗ فی الدنیا، و اشتهر و بلغ أقطار الأرض نورُ علمهٖ و انتشر۔'' (۱۰)

''اور حاسدوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اس قسم کے بے سروپا اعتراضات بہت کیے ہیں، لیکن اس طعن وتشنیع نے ان کی عزت وشرف میں اضافہ کیا اور خلق خدا میں ان کی سرفرازی اور بلندی کو بڑھایا، چنانچہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب دنیا میں خوب پھیلا، پھلا پھولا اور چاردانگ عالم میں ان کے علم کی روشنی پہنچی اور ان کے علم کی خوب نشرواشاعت ہوئی۔'' (انتہیٰ)

حواشی وحوالہ جات

۱:...... جامع بیان العلم، ایضاً، ج:۲،ص:۱۴۹-۱۵۰

۲:......سورۃ الحجرات، آیت:۹۔

۳:...... سیر اعلام النبلاء، ج:۷،ص:۲۵۲۔ (تذکرۂ سفیان ثوریؒ)

۴:...... سیر اعلام النبلاء، ج:۷،ص:۳۸۲۔

۵:...... میزان الاعتدال کے مطبوعہ نسخوں میں ''عمرو بن ذی'' چھپا ہے، صحاح ستہ کے رواۃ میں اس نام کا کوئی راوی ہمیں نہیں معلوم، والصحیح ماثبتناہ۔

۶:...... الذہبی، میزان الاعتدال، ج:۴،ص:۹۹

۷:...... سیر اعلام النبلاء، ج:۹،ص:۴۳۶۔

۸:...... جامع بیان العلم، ج:۲،ص:۱۴۸۔

۹:...... ایضاً،ص:۱۴۸-۱۴۹۔

۱۰:...... کشف الاسرار، ج:۳،ص:۶۴۷۔